’گرین پاکستان‘ زراعت کو جدید بنانے کا انقلابی پروگرام

چولستان کی غیر آباد اور بنجر زمینوں کو قابل کاشت بنانے کا منصوبہ

اس سے زرعی معیشت میں کیا بہتری آئے گی اور کیا واقعی اس سے کسانوں کو فائدہ پہنچے گا؟

فوج اور پنجاب حکومت چولستان کی بنجر زمینوں کو قابل کاشت کیوں بنانا چاہتے ہیں؟

ساجد خان
(لاہور بیورو)

ہمارا ملک بنیادی طور پر ایک زرعی ملک ہے لیکن پچھلے بیس پچیس برس کے دوران یہاں زراعت کے شعبے کو بری طرح نظرانداز کیا گیا۔ ایک بڑی وجہ اس کی یہ بھی تھی کہ بڑھتی ہوئی آبادی کی رہائشی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ہاؤسنگ کالونیاں بہت تیزی سے تعمیر کی گئیں جن کے لیے زرعی رقبوں کو استعمال میں لایا گیا۔ اس صورت میں زراعت کے لیے زمین کا گھٹ جانا ایک لازمی امر تھا۔ پھر مکانوں اور کاروں کی خرید وفروخت پر معیشت کو ملنے والے سہارے پر دی جانے والی توجہ نے حکومت کو یہ موقع ہی نہیں دیا کہ وہ زراعت کا بھی حال جان لے۔ اب جب صورتحال بے قابو ہوتی نظر آ رہی ہے تو کوشش کی جارہی ہے کہ زراعت پر توجہ دے کر مسائل کو مزید بگڑنے سے روکا جاسکے۔ پنجاب آبادی کے لیے لحاظ سے ملک کا سب سے بڑا صوبہ ہے اور یہاں کے لوگوں کی غالب اکثریت کا ذریعہ معاش آج بھی زراعت ہے، لہٰذا پنجاب حکومت کی طرف سے اس معاملے کو آگے بڑھانے کی کوشش کی گئی ہے جس کے لیے چولستان میں گرین پاکستان پروگرام (جی پی آئی) منصوبے کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ پنجاب میں زراعت کو جدت سے ہمکنار کرنے کے اس انقلابی پروگرام کے تحت کسانوں کو تمام زرعی سہولیات ایک چھت تلے فراہم کرنے کا منصوبہ شروع کر دیا گیا ہے۔ کنڈائی اور شاہو کے علاقوں میں منصوبوں کی افتتاحی تقریب کا انعقاد کیا گیا جس کے دوران گرین مال اینڈ سروس کمپنی، سمارٹ ایگری فارم، زرعی تحقیق اور سہولت مرکز کا افتتاح بھی کیا گیا۔ وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف اور پاک فوج کے سربراہ جنرل سید عاصم منیر نے تقریب میں شرکت کی۔ تقریب میں نیشنل فوڈ سیکیورٹی و تحقیق کے وفاقی وزیر رانا تنویر حسین اور وفاقی وزیر آبی وسائل ڈاکٹر مصدق ملک بھی شریک تھے۔ تقریب میں بتایا گیا کہ گرین ایگری مال اینڈ سروسز مرکز کمپنی کسانوں کو ان کے گھر کے دروازے پر معیاری بیج، کھاد، کیڑے مار ادویات رعایتی قیمت پر فراہم کرے گی۔ کسانوں کو ڈرونز سمیت زرعی مشینری رعایتی کرائے پر دستیاب ہو گی۔ ایک چھت تلے، ایک کمپنی کے ذریعے کسانوں کو زراعت سے متعلق تمام سہولت میسر ہوں گی۔

منصوبے کے تحت پانچ ہزار ایکڑ پر مشتمل جدید زرعی فارم کا بھی آغاز ہو گیا ہے۔ فارم جدید زراعت کی مثال بنے گا، جدید زرعی طریقے اور آبپاشی کا جدید نظام استعمال کیا جائے گا۔ پانی کے کم استعمال اور لاگت سے زیادہ پیداوار حاصل ہو گی۔ زرعی تحقیق اور سہولت مرکز میں زراعت کے شعبے سے متعلق تمام اشیاء اور سہولیات دستیاب ہوں گی۔ زمین کی جانچ سمیت تحقیق سے متعلق لیبارٹری کی تمام خدمات بھی فراہم ہوں گی۔ یہ ادارہ زرعی تعلیم اور تحقیق کرنے والے ملک بھر کے تمام اداروں کے ساتھ رابطے میں ہو گا۔ مریم نواز شریف نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ چولستان اور پنجاب میں جدید زراعت کے انقلاب کی بنیاد رکھ دی ہے۔

ان منصوبوں کا آغاز پنجاب کے کسانوں کی ترقی کے ایک نئے سفر کا آغاز ہے۔ زراعت کی ترقی کسان کی ترقی اور پاکستان کی خوشحالی کی ضمانت ہے۔ گرین پاکستان جدید زراعت کے فروغ کا انقلاب ہے۔ اس موقع پر جنرل سید عاصم منیر نے اپنے خطاب میں کہا کہ پنجاب پاکستان کا زرعی پاور ہاؤس بن گیا ہے۔ جدید زراعت میں صوبہ پنجاب اور یہاں کے کسانوں کا قائدانہ کردار قابل تحسین ہے۔ گرین کارپوریٹ منصوبے کے تحت مختصر وقت میں یہ کامیابیاں حوصلہ افزا اور ترقی کی نوید ہیں۔ جنرل سید عاصم منیر کا کہنا تھا کہ فوج ملک کی معاشی ترقی کے عمل میں بھرپور حمایت جاری رکھے گی۔ آرمی چیف نے مختصر وقت میں پنجاب حکومت کے گرین کارپوریٹ منصوبے کے تحت کاوشوں اور حاصل ہونے والی کامیابیوں کو سراہا۔

تقریب سے خطاب کرتے ہوئے آرمی چیف جنرل عاصم منیر نے کہا کہ پنجاب پاکستان کا زرعی پاور ہاؤس ہے، جدید زراعت کے طریقے صوبے کے کسانوں کو فائدہ پہنچائیں گے اور پنجاب حکومت کے گرین کارپوریٹ منصوبے کے تحت حاصل ہونے والی کامیابیاں حوصلہ افزا اور ترقی کی نوید ہیں۔ یاد رہے کہ جون 2023 میں حکومت پاکستان غیر ملکی، بالخصوص خلیجی ممالک کے سرمایہ کاروں کو متوجہ کرنے کے لیے سپیشل انویسٹمنٹ فیسلیٹیشن کونسل (ایس آئی ایف سی) کا قیام عمل میں لائی تھی اور اس کے ایک منصوبے کے تحت کارپوریٹ فارمنگ کے ’گرین پاکستان منصوبے‘ کا آغاز کیا گیا تھا۔ اس کے تحت وزیراعظم شہباز شریف نے سات جولائی 2023 کو ’لینڈ انفارمیشن اینڈ مینجمنٹ سسٹم سینٹر آف ایکسلینس‘ کا افتتاح کیا تھا جس کا مقصد زراعت کے شعبے کو فروغ دینا اور اسے جدید خطوط پر استوار کرنا ہے۔ لینڈ انفارمیشن اینڈ مینجمنٹ سسٹم کے سربراہ میجر جنرل شاہد نذیر نے اس وقت صحافیوں کو بتایا تھا ’منبز پاکستان‘ منصوبے کا مقصد 70 لاکھ ہیکٹرز سے زائد غیر کاشت شدہ اراضی کو استعمال کرتے ہوئے جدید زرعی فارمنگ کو فروغ دینا ہے۔

پاکستان کسان اتحاد کے صدر خالد کھوکھر نے اس بارے میں کہا کہ گرین پاکستان کے تحت شروع کردہ منصوبے اس وقت پاکستان کی اہم ترین ضرورت ہیں۔ ’ہم ہر سال آبادی میں اضافہ کر رہے ہیں مگر زرعی شعبے میں ترقی نہ ہونے کے برابر ہے۔‘ ان کا کہنا تھا کہ ’پاکستان ہر سال 10 سے 12 ارب ڈالرز کی زرعی اجناس باہر سے درآمد کرتا رہا ہے۔ اس لیے ملک کے غیر آباد رقبے کو قابل کاشت بنانا، جدید زرعی تکنیک اور زرعی مشینری کو اپنانا اور تحقیق کی بنیاد پر کاشتکاروں کو معلومات فراہم کرنا بہت ضروری ہو چکا ہے۔‘ خالد کھوکھر کا کہنا تھا کہ ہم آج تک 19ویں صدی کا طریقہ زراعت اپنائے ہوئے ہیں اور ان منصوبوں کے ذریعے ہم 21 ویں صدی کی زراعت کریں گے۔ جیسا حکومت چولستان کے صحرائی علاقے کو قابل کاشت بنائے جانے کا دعویٰ کر رہی ہیں تو کیا زمینی حقائق بھی ایسے ہی ہیں کے سوال کے جواب میں ان کا کہنا تھا کہ ان منصوبوں کے افتتاح کے موقع پر میں خود بھی وہاں موجود تھا اور مجھے یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ دو ڈھائی لاکھ ایکڑ پر گندم کاشت کی گئی تھی اور سارے علاقے میں ہریالی تھی۔ وہ کہتے ہیں کہ بنجر رقبے کو جس طرح سے آباد کیا گیا وہ بہت خوش آئند تھا اور جس طرح سے جدید طریقہ آبپاشی کو اپنایا گیا تھا جس میں پیوٹ سسٹم یعنی پھوار کے ذریعے فصلوں کو پانی دینا، ڈرپنگ ایریگیشن سسٹم اور سپنگل ایریگیشن سسٹم شامل ہے جس سے پانی کی 80 فیصد بچت ہوتی ہے۔ خالد کھوکھر سے جب ایک عام کسان پر اس کے اثرات کے متعلق پوچھا گیا تو ان کا کہنا تھا کہ بطور صدر کسان اتحاد میرا کام ہی ایک عام کسان کے فائدے کو مدنظر رکھنا ہے۔ ان کا کہنا تھا ان منصوبوں کے ذریعے پاکستان بھر کے کسانوں اور بالخصوص چولستان کے کسانوں کے لیے ایک نیشنل ریگولیٹری سیٹ اتھارٹی بنا دی گئی ہے جس کا کام کاشتکاروں کو معیاری بیج کی فراہمی یقینی بنانا ہے۔ اسی طرح ایگر مال کو ملک بھر میں پھیلایا جا رہا ہے جس سے کسان ایک ہی جگہ سے کنٹرول ریٹ پر معیاری کھاد، کیڑے مار ادویات وغیرہ دستیاب ہوں گی۔

ان کا کہنا تھا کہ ایگری ماڈل فارمنگ کا پاکستان کے کاشتکار کو یہ فائدہ ہوگا کہ اس میں استعمال ہونے والے طریقے مقامی کاشتکار اپنائیں گے اور اس سے کم سے کم لاگت میں زیادہ سے زیادہ پیداوار حاصل کر سکیں گے۔

خالد کھوکھر کہتے ہیں کہ چولستان میں مختلف کمپنیوں کے آکر غیر آباد رقبے کو آباد کرنے سے مقامی لوگوں کو نہ صرف ذریعہ روزگار ملے گا بلکہ ان کا معیار زندگی بھی بہتر ہوگا۔ مقامی کسان بھی جدید زراعت کو سیکھے گا۔ وہ کہتے ہیں کہ لینڈ انفارمیشن اینڈ مینجمنٹ سسٹم جس کا کام کاشتکار کو اس کی زمین کی تمام معلومات فراہم کرنا ہے۔ لاہور میں بیٹھا ایک کسان جس کا رقبہ رحیم یار خان میں ہے وہ اس نظام کے ذریعے اپنی زمین کی زرخیزی، موسمی حالات، سوئل ٹیسٹ کا تجزیہ، پوٹاشیم، فاسفورس کی مقدار کا علم حاصل کر سکتا ہے۔ انھوں نے بتایا کہ حکومت پنجاب ہر تحصیل کی سطح پر تمام زرعی مشینوں پر مبنی ایک فلیٹ کھڑا کیا جائے گا جسے کاشتکار ایک ایپ کے ذریعے کرائے پر حاصل کر سکے گی۔

اسلام آباد پالیسی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے اکنامک سیکورٹی کے چیئرپرسن اور ماحولیاتی و زرعی معیشت کے ماہر ڈاکٹر انیل سلمان نے اس بارے بات کرتے ہوئے کہا کہ اگر گذشتہ دس برسوں کا تجزیہ کیا جائے تو پاکستان میں زراعت کے شعبے کا ملکی جی ڈی پی میں حصہ 22 فیصد رہی ہے۔ جبکہ اگر سنہ 1999-2000 میں دیکھیں تو اس وقت اس کا جی ڈی پی میں حصہ 45 فیصد کے قریب تھا۔ یعنی ہماری زراعت کم ہوئی ہے۔ ڈاکٹر انیل کا کہنا تھا کہ اگر ہم اپنے اپورٹ بلز دیکھیں تو ایک زرعی ملک ہونے کے باوجود پاکستان بیرون دنیا سے زرعی اجناس درآمد کرتا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر ان دو عناصر کو مدنظر رکھیں تو یہ منصوبہ بہت اچھا ہے مگر یہ ایک طویل مدتی یعنی دس سال کا منصوبہ ہے جس سے پاکستان کی معیشت کو سہارا ملے گا۔ وہ کہتے ہیں کہ اس منصوبے کی ایک اور اہم معاشی اہمیت یہ ہے کہ اس میں صحرائی یا بنجر زمینوں کو قابل کاشت بنایا جا رہا ہے۔ اس کا ایک اور ماحولیاتی مثبت پہلو یہ بھی ہے کہ آپ صحرائی یا بنجر علاقوں میں اب فصلیں کاشت کر رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ کارپوریٹ کمپنیوں کے ان بنجر علاقوں میں آنے سے مقامی معیشت میں تیزی آئے گی، مقامی افراد کو ان زمینوں پر روزگار ملے گا، اس کے علاوہ مقامی سطح پر استطاعت رکھنے والے کسان مل کر کارپوریٹ فارمنگ نہ صرف سیکھ سکیں گے بلکہ اس سے بہتر زرعی آمدن بھی حاصل کر سکیں گے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس سے ملک کی زراعت بڑھے گی اور اب تک پاکستان کے فیکس نظام میں زراعت سے حاصل ہونے والے ٹیکس کا حصہ صرف دو فیصد ہے اور جب زراعت میں تیزی آئے گی، زیادہ پیداواری فصل، بیرون ملک سے منگوائی جانے والی مشینری،

(باقی صفحہ 15 پر)

چولستان اور پنجاب میں جدید زراعت کے انقلاب کی بنیاد رکھ دی گئی ہے، ان منصوبوں کا آغاز پنجاب کے کسانوں کی ترقی کے ایک نئے سفر کا آغاز ہے، وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز نے افتتاحی تقریب سے خطاب

14 فروری کو پنجاب کی وزیراعلیٰ مریم نواز اور پاکستان کی بری فوج کے سربراہ جنرل عاصم منیر نے چولستان میں کنڈائی اور شاہو کے علاقوں میں ان منصوبوں کا افتتاح کیا۔